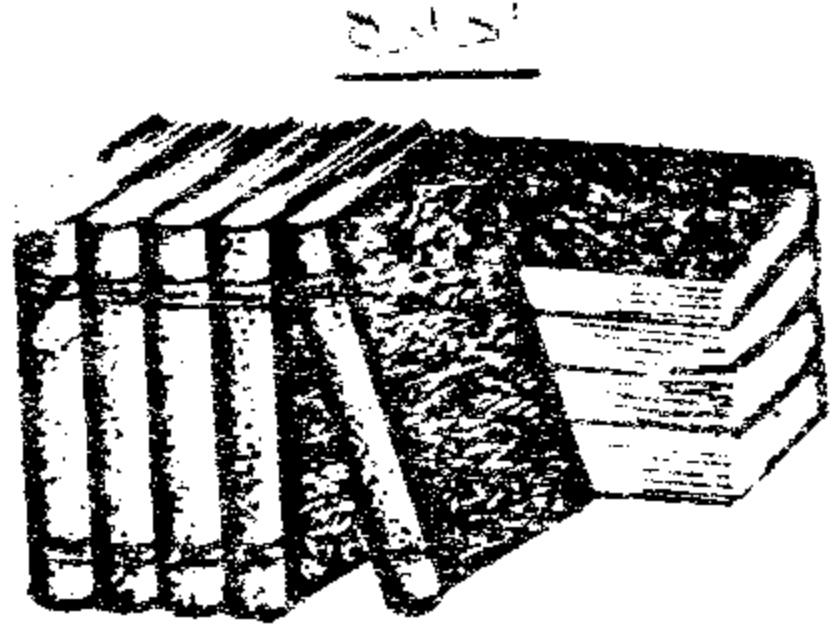




تعارف و تبصرہ کتب

پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت
پتہ: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور۔

صفحات حصہ اول ۳۹۲، حصہ دوم ۳۲۶ قیمت ۵ روپے

کتاب کی عظمت اور علمی رفعت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اس کے مصنف حضرت علامہ مولانا سید منظر حسن گیلانی ہیں جو علمی و ادبی حلقوں میں بڑے محبوب اور بے حد مقبول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا نکتہ رس نکتہ آفریں ذہن عطا فرمایا تھا۔ قرآنی آیات، احادیث اور تائیدِ سخن کے سرسری بیانات بلکہ معمولی جزئیات سے ایسے حقائق مستنبط کر دیتے اور ان سے ایسے عجیب و غریب نتائج نکالتے کہ عقل و ربط حیرت میں ڈوب جاتی۔

پیش نظر کتاب دراصل مولانا مرحوم کا ایک علمی مقالہ ہے جو دارالعلوم دیوبند کے مجلہ شہرہ "دارالعلوم" کے ایڈیٹر کی درخواست پر چارہ پانچ صفحات لکھنے کی نیت سے شروع کیا گیا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ بقول مولف کے "قلم اٹھایا لکھنا شروع کیا، اب میں نہیں جانتا کہ پھر کیا ہوا، قلم رواں ہوا، چلا چلتا گیا۔۔۔۔۔۔ پانچ صفحات کے لئے بیچھا کتاوری اس وقت ۵۰ صفحات کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ کتاب کیا ہے؟ مصنف علامہ کے الفاظ میں واقعہً انہوں نے دل صد بارہ کی قاشیں کاٹ کاٹ کر دنیا کے علم کے سامنے رکھ دی ہیں۔

صحرائے علم کے اس راہرو اور بحرِ علم کے اس غواص کے تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کیا کیا جگہ پائے ہیں جو اس کتاب میں نہیں بکھیرے گئے۔ گلشنِ علم کا وہ کون سا پھول ہے جو اس بزم میں نہیں سجایا گیا۔ بس کتاب کھولنے کی دیر اور ع در بدل کشا بہ چمن در آ

نظام تعلیم میں دین و دنیا کی تفریق کو ختم کرنے اور صنعت و معاشی فنون کی ضرورت، طلبہ کا معاشی مستقبل مسلمانوں کی تعلیم کا ابتدائی دور، دماغی تنور کے ساتھ ساتھ قلبی تنوم کا جو فتنہ پھیل رہا ہے اس کا تدارک اور ایسے چند دیگر کلیاتی اہم اور قابل توجہ امور ہیں جن سے کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ طائرِ بحرِ البیلا ہے جس میں خطیبوں کا جوش و جہش، عشاق کی مہنی اور وارفتگی عقل و جذب کی لطیف آمیزش ہے۔ کہ مصنف صاحب قلم بھی ہیں مگر اس سے بڑھ کر صاحبِ قلب بھی ہیں۔ مصنف نے اس ایک کتاب میں جو مواد جمع کر دیا ہے یورپ میں پورے پورے ادارے اور منظم جامعیں کرتی ہیں۔ تنہا یہی کتاب (بمنہرِ طیکہ اس سے صحیح استفادہ کیا جاتے)۔ بیسیوں آدمیوں کو مصنف اور محقق بنا سکتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر موجودہ دینی مدارس کے روبرو زوالِ اضمحلالِ نظام و نصاب